حضرت ابراهیم علیه السلام نے نمرود کی شاہ پرستی کے مقابلہ میں ایسی هی ملت کی بنیاد رکھی تھی۔ اور ان تمام لوگوں کو جو توحید خالق اور توحید مخلوق دونوں پر ایمان رکھتے هوں، کافروں، آفتاب پرستوں، بادشاہ پرستوں، نسل پرستوں اور زمین پرستوں سے الگ کر کے ایک علیحدہ ملت قرار دیا تھا۔ اسی ملت کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر الملل (بہترین ملت) فرمایا ہے۔ حضرت ابراهیم علیه السلام کے عہد مبارک سے آج تک هزارها سال سے لاکھوں آدمی هر سال اس کا اقرار حج و زیارت میں کرتے هیں۔ اور نه صرف اقرار کرتے هیں بلکه بار بار تلبیه پڑھ کر به آواز بلند خداوند تعالیٰ سے یه وعدہ بھی کرتے هیں که ان اصول پر ملت کے قیام کی خدمت کے لئے هم حاضر هیں، تیار هیں، اور اس کام میں کبھی کوتاهی نہیں کریں گے۔

کتنی حیرت کی بات ہے که هم سب اس کا اقرار کرتے هیں لیکن شاید اللہ تعالیٰ سے جھوٹا هی وعدہ بھی کرتے هیں کیونکه هم اس کے بعد بھی نسل، وطن، زبان، اور دوسری کمزور بنیادوں پر قومیتوں کا پرچار کرنے سے باز نہیں آتے۔ کاش که هم یه سمجھتے که هم اس طرح اس خدا کو فریب دینے کی کوشش کرتے هیں جو دلوں کے حال سے بھی باخبر ہے۔ اے کاش که هم حج سے صحیح فائدہ اٹھاتے۔ پھر۔ ع

کچھ بڑی بات تھی هوتے جو مسلمان بھی ایک

— — —

امسال حج کے بعد هی لاهور میں اسلامی سربراهوں کا اجتماع هورها ہے۔

اپریل ۱۹۴۸ء کا واقعہ ہے که شہید حسن البناء مرحوم نے قاهرہ کے محله الحلمية الجديدة میں تقریر کرتے هوئے کہا تھا۔ ''هم لوگ جب تک اسلام اسلام کہتے رہے دنیا میں معزز رہے اور جب سے عرب عرب کہنا